

مولانا سید ابو الحسن علی دہوی مذکون

جیسا کے

مشائیر سر کے خطوط

شروع نہیں
محمد اسد

حضرت الاخ العزیز الاستاذ الفاضل ابو الحسن علی الدین علی مرتضیٰ
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
آپ کے گرامی نام کا جواب تاخیر کے رہا ہوں ایسے کہ آپ اس
تاخیر کے خفاظ ہوں گے، مختلف کاموں میں مشغولیت کے سب جنہیں سبے اہم
پاکستان و اپسی کے سلسلہ میں مختلف صورتیں ملک کی تاریخ متعین کے
بغیر ارادہ تو کمی ہمیسے کر رہا تھا، لیکن اس وقت پنجاب یونیورسٹی نے اسلامی گی
کانفرنس کی تبلیغ کے سلسلہ میں بڑایا ہے، جو آئندہ گریوں کے اخیر میں مخفف ہو گی۔
لہذا اس دعوت پر منے اپنی اہمیت کے ساتھ ادائی ماجیق سفر کا بخت ارادہ کریا ہے

میری اکیاب "اطریں ایل مک" کے ارد و ترجیح کا جہاں تک تعلق ہے تو میں سمجھتا
ہوں کہ جو بکری جیسا اسکا ترجیح اصل کتاب "روڈ فو نک" انگریزی سے کیا جائے تو
زیادہ مناسب ہے گا، اس سلسلہ میں لاہور کے بعض ناشرین سے میری کتب گل ہوئی ہوئے۔
لاہور پرچم کربیات میں ہوئی ہے، ملک ترجیح اچھا ہے گا۔ کیا مستقبل قریب میں لاہور میں
پہلی تلقین دہ ہو سکتی ہے، ملک ترجیح اچھا ہے گا۔ آپے ملاقات کی ایڈیشنز زیادہ کمی اور جزوئی ہوئی
اپے ملاقات کا امکان ہے؟ آپے ملاقات کی ایڈیشنز زیادہ کمی اور جزوئی ہوئی۔
سیکھ عزیز بھائی، یہ حال آپ کی منصادر دستی کا میں شکر لگار ہوں
جس کا آپے اہم لفڑی ہا ہے، آپ سیکھ کام کو تقدیر کی نظر سے دیکھتے ہیں یہ میرے نے
خشی کی بات ہے، میری ادراہی کی طرف سے پر غلوص مسلم قبول فرمائی۔
والسلام

امن حس / محمد اسد
۲۱۹۵۶/۲/۱۲

شیخ عبد الفتح بن محمد ابو الفدہ

إلى سيد الاحيل مولانا العلام الداعية المولوب الحبيب معاهدة الشيخ
الواحسن على الدین حفظ الله تعالى درعاً وأمنت به العياد والبلاد
أولاً من محبه عبد الفتاح بن محمد أبو الفدہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
میں جاپ والا کی تقدیر میں ادیب و مجاہد امیر اساتذہ من مقدیر تیری کی کتاب
"الاعتبار" کا مصور سخن اس موقع میں پیش کر رہا ہوں کہ آپ اس کا مطالعہ فرمائیں گے
ایدی پر مقدار تحریر بفرمودیں چھ جسم سے کتاب کی بہت بہت پر دشمنی شے اور دہ دہنگی کے مجموعہ اذیاتی
حستہ دشمن کی طرف چلنے جاہدی سیل اللہ اور ہر میدان میں ہو گئی دستیں بیسے

حوالی : نے سخن اسادہ تحریر مولانا محمد حکیم کے تقریبے فوانی سے شامل میں "کے نام سے ہے" کی ہے جو قدر کی تکالیف ہوئے دیکھا گی اور مفہوم ثابت ہے۔

سید احمد یوسف کے سطہ دوں کی ایشی کو گرامے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو قلم کی طاقت بازد
خریر، اور اخلاص کی دوست سے فوز ہے آپ کی باتی فوج ایمان ملت اسلامی کے
دوں کی بھی، ان کے ارادوں اور یکتوں کی بیداری اور یکتوں کی بیداری میر علی کا رہہ پیغام ثابت
ہوتی ہے، جس سے امت سکر کا پہلا قائدہ بہرہ در تھا۔

مختلطف اور ادق میں کتاب کے درستے فکر پر میسر کام کے سلسلہ کا مقدمہ
میں نے اس کو طباعت کے لئے تیار کیا ہے، اس کی تقدیر سیکر پاس نہیں تھی کہ آپ کی
خدمت میں پیش کرنا اس کتاب پر آپ کے ایسے مقدار کا ایڈیٹ دار ہوں جس کے پڑھنے والوں
میں جوش جوائزی اور عویز ترین اشارہ جتنی کہ جان کرنے کیلئے کی گل بھرپول تھے،
کتاب پر میرزا کام کوئی قابل ذکر بات نہیں، میں نے یہ بہتر سمجھا کہ یہ کتاب
سلم فوجاں، لڑکوں، اور سلان خاندان کے لئے مطالعہ اور تجویزی کام سامان بنتے
اور اس کے ذریعہ دوں پر جو خلفت کا غبار چھا گیا ہے اور ہم اور ہم اور ہم کی پرانگی
دور ہے، سلانوں کے ایمان کی ایشی بھروسے بھروسے محروم آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو
دعت عطا گئی ہے پہنچ خلوص دل، عقل روشن اور علی کی کردار کے حامل ہونے کے سب
آپ ان معانی کو بیان کرنے کے سبے زیادہ سستی ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزوی خیر عطا فرما
اور صحت دسترت کے ساتھ امت سکر کے لئے آپ کی عمر دار فرمائے۔

والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
میکم : عبد الفتاح ابو الفدہ
الریاض : ۱۹/۴/۱۴۳۱

[سرپرست]
مولانا معین الدین دہوی
ناٹ ناظم نہادہ اصلہ

[ادارہ تحریر]
شمس الحق دہوی
 محمود الازبار دہوی

[مشکارہ]
مولانا ناصر حسین دہوی
مولانا محمد خالد دہوی
مولانا محمد رضا دہوی

[خط و کتابت و میں آزاد کاپٹ]
میر تعزیز پرست بوسٹ بس، ۹۳
نڈہ افضل، تھنڈہ 226007 (بیوی)

[زیر تعاون ملکی]
سالانہ پیچا س رپے ۵۰/-
نی شمارہ ۲۰۵

[بریدن ملک فضائل ڈاک]
ایشیانی - پورپی - افریقی - امریکی مالک
۲۵ ڈالر

[بریدن ملک بھری ڈاک]
بھری ڈاک جلد ۱۰۰ ڈالر

[ڈاٹ ملک سکریٹری مجلس صیاق و نشریات
لکھنؤخ نام سے بنائیں۔ اور دفتر
تقریبیات کے پست پر راستہ کروں۔



اس دائرہ میں اگر سرخ نشان ہے،
تو اس کا مرطب ہے کہ اس شمارہ پر

آپ کا چوتھا دھرم ہو چکا ہے، لہذا

اگر آپ چاہتے ہیں کہ دین و ادب کا

یہ فائدہ نہ کر سکتے، ملکی فرقہ ہو جائے تو توڑا اور رفاد ختم ہو جائے گا۔ حالانکہ یہ لڑائی نہیں

ہنسیں، بلکہ ان نہ کو رہ بالا تصورات اور نظریات کے غلبہ کا نتیجہ ہے۔

انگریزوں نے نہ اسی بیانوں پر جذبات کو کشید کر کے ہندوستانی عوام کو ٹڑائی کی پلانگ کی کم عالم لڑیں اور انگریز

اطیان سے حکومت کرے اور خود ہی قاضی و منصف بنے۔ اس وقت یاکستان میں مہاجر دندھی کیوں نہ ہے ہیں؟ اس سے

پیشتر بٹکی اور بہاری کیوں نہ ہے تھے؟ امریکو کے سفید قاموں اور یاہ قاموں کے مابین یکوں فارمہ ہوتا رہتا ہے؟ امریکی نکال کے

تامیلوں کی لڑائی کا کیا سبب ہے؟ ناگایاں کے ہنگاموں اور قتل و اذیا کی کیا وجہ ہے؟ اور پنجاب میں جو کچھ ہو رہا ہے تو کیوں

ہو رہا ہے؟ حتیٰ کہ اتنے بڑے اور درسخ ناک کا ذیر عظم میں اس کی بھیت چڑھ گیا۔ لکھ اور ہندو ایک کی نہ ہب و قوم

لے اس کا ہبنا تھا کہ لدت ہی سب کیوں ہوتے ہے اور ہی سب کی جو ہوتے ہے (کوئا : ایران بھرہ ساسیاں)

میں شہرو اسلامی محقق، انگریز مصنف اور مسلم ادیب محمد احمد ساداہ اسی اسراہیل۔ ساہن پر پول دیں۔ ان کی تفصیلات میں "الاسلام علم غفران الطلاق"، "الاطلاق ایل مک" اور ذرا کون کریم کا انگریزی ترجیح شافی ہے۔
تھا: علیاء علم صدیق علیہ سلسلہ میں تھے اور دافت میں ان میں کا افادہ مقام ہے، جانشی میں سید مولانا جعفر علی فتح کا کام ۱۹۱۸ء میں
راہیہ عالمی سالی کے سیر ہیں، ان کو خاص طور سے فخر ایا تھیں، غیرہ ہندوستان میں جو کچھ فرمائی گئی تھیں اور سائل کی ملکیتی کو چھکے ہیں۔ ان میں سے متفہ
ہمیشہ شامیہ پرستی میں ایک معرفت میں تھے، بیساکھ کے خط سے داشت ہوتا ہے، وہ مکتب ریسکے عقیدت دستب کا داداہمہ تھنہ تھے
کہ عصرت مولانا مذکون نے مقدار تحریر جو قریب اور دوست میں مکمل کیا تھا، مخدوم کاموں کے مصنفوں میں تھیں میں، صبر اعلاء، اعلاء العرب، قیمت الزمان، رسالت امیر شدیں

حضرت مولانا سید ابوالاکسن علی ندوی

حضرت مولانا مظہر نے یہ مضمون ۵۔ اگست کو قالب اکٹھی میں
میں مجاہد ملت مولانا مسٹر حفظ الرحمن صاحب پر ہونے والے سیمین
کے لئے تحریر فرمایا تھا۔ مولانا طبیعت کی ناسازی کے سبب بذاتِ خود تشریف
نہیں لے جاسکے، اپنا مضمون ارسال فرمادیا تھا۔ افادہ، عام کی فرض سے ہر اسر
و قیع مضمون کو ہدیہ ناظرین کرہے ہیں۔
(ادارہ)

ہمارے ملک میں قومی و ملی
تحریکات کے شروع ہونے، یا اسی دلیل
شور کے بیدار ہونے اور جماعت سازی
اور خطابت و صیافت کے اس دور میں
(جو تحریک خلافت اور جنگ آزادی کے
بعد ٹرپے پیمانہ پر شروع ہوا) اعزاز داکرا
اور تعریف و توصیف کے خطابات والیں
یعنی کام رواج ہو گیا، اور بعض مرتبہ
اس میں ایسی فیاضی، غلو اور مبالغہ اور
عجلت و جذباتی جوش، پاکستان کے سیکھان
اور دل فریب نعمت، اور کانگریس اور جمیعتہ
کے قائدین پر طنز و استہزاء کے اس دور
مولک کی تقیم کے کئی سال پہلے شروع
تھا، اور حسمیں اس نظریے سے ادنیٰ اختلا
عربیت و معاہب شجاعت مجاہد کے
لقب کے سنتھی ہیں۔

بے اختیار یہ مصروف آگیا کہ: ع
اب آبروئے شیوه اہل نظر گئی۔
لیکن ہر کلیے میں استشارة ہوتا ہے،
اس کلیے میں بھی کمی استشارات ہیں، جنہیں
اس وقت میں دو تو صرفی القاب کا استشارة
کر دیں گا، ایک مولانا محمد علی رحوم کے لئے
”رمیس الاحرار“ کے خطاب کا دوسرا
مولانا محمد حفظ الرحمن صاحب سیہواڑی
رحوم کے لئے ”مجاہد ملت“ کے لقب کا.
مولانا محمد حفظ الرحمن صاحب سیہواڑی
۱۹۰۴ء صفتہ ہندوستان کی ملت اسلامی
ہی کے تعلق سے مجاہد ملت کہلانے کے
رسخن نہ تھے، وہ ہندوستان کی آزادی
کے اجدوجہد، انگریزی حکومت و اقتدار
کے مقابلہ میں صفت آرائی، ہندوسلم اتحاد
اور ایک آزاد و منصنا فانہ جمہوری و دستوری
حکومت کے قیام کے لئے ایثار و قربانی اور
پید و بند کی آزمائیں برداشت کرنے
لئے قائد کی حیثیت سے بعض ایک صاحب

شیر کو ذہن میں اسیہ المؤین
ایک دریا تھا فصاحت کا دریا
اتفاقاً ایک مرد دہر یا
علم و فن میں اس کو مواصل تھا کمال
سن کے توصیفِ خدا نے دادا بجلال
یا علی مجھ پر کرم فرمائی
جس خدا کے آپ ہیں گھن گارب ہے
یا خالی طور سے یہ جان کر
سن تک حضرت علیؑ نے دیا اس کو جواب
اس خدا کا میں پرستند نہیں
ہاں مگر وہ آنکھ دل کی آنکھ ہے
نام ہے اس آنکھ کا چشم بیتیں
ایک سے پر اخدا اور لا شریک
ذات واحد ہے وہ رب بے شال
ہے تمام اشیاء عالم کے قریں
دور سبے اور سبے کے ساتھ ہے
کسے ہوا سکی بیان کا بیان
سبے برتر ہے مگر ظالم نہیں
سن کے یہ توصیف ذات بکرا یا
بن گیا تصویر حیتہ دہر یا -

اس کے کو ملے (اپس میں) کہتے کہ
انھیں اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ
بڑے پاک صاف بنے ہیں ۔
یورپ مذہب دشمنی کا علمبردار
دل ہے اس نے اپنا نظام تعلیم ایسا بنایا
کہ دین کے خلاف نفرت ہی پیدا ہوا اور
نمازوں کو کھل کھینے کی آزادی ہے ،
قابل نے اپنے ذیل کے شعر میں اسی حقیقت
کو پیش کیا ہے وہ کہتے ہیں :
اور یہ کلیا کاظم تعلیم
ایک سازش ہے فقط دین مردت یعنی
یورپ کے اپنے اس خیال باطل کو
ساری دنیا میں ہام کیا اور آج یورپ کے
مرحوب بھی لوگ اس کی بول بول رہے ہیں
اور مذہب کو لڑائی جھگڑوں کی جڑ بتلے
ہیں ۔ حالانکہ مذہب تو وہ تریاق ہے جس کے
زندگی کی کل درست دمہیک مٹھیت ہے اور
اس کے انسانیت کی بجاڑی صحیح سمت
کو سلامت روای کے ساتھ چلتی ہے ۔

کے لوگ تصور کئے جاتے ہیں بخیری
سلطان بخیری سلطانوں کو کیوں مار دیے
ہیں، جبکہ ایک ہی مذہب کے لوگ ہیں۔
بنگر دش پاکستان سے نیوں انگ ہو گیا
جبکہ دونوں جنگوں کے باشندے سلطان ہیں
اور اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ سلطان سلطان
کا بھائی ہے۔ وہ اس کو حیر نہیں سمجھتا اسلو
بے سہارا نہیں چھوڑتا، اس کو حالات
کے حوار نہیں کر دیتا، عراق و کویت کی
کشکش، عراق دشمن کی کشکش کا مذہب
کے یہ تعلق ہے، کیا یہ جگ سیاسی
اقتصادی اور قومی بنیادوں پر نہیں ہری
ہے۔ ہمارے ملک کے ادیگی ذات داہیہ
پسچی ذات داولوں کو کیوں مار دیے ہیں انکے
گھر دن کو کیوں اجا طریبے ہیں حتیٰ کہ ان کی
شادی اور بارات پر حمد کر کے خوشی کو عنی
کے بدل دیتے ہیں جبکہ سب ایک قوم کھلائی
ہیں۔ ایران عراق کی جنگ میں بے شمار
لوگ مارے گئے، کیوں مارے گئے؟ جبکہ
دونوں طفہ ایک مذہب و عقیدہ کے
لوگ تھے، دنیا دعظمیم جنگوں کے خون میں
ہناچلی ہے کیا ان دونوں جنگوں کا سبب
ہوس انتہار یا فردختِ اسلام کے سوا کچھ
اور تھا؟ اور اب بھی بالعموم دونوں میں
جنگیں بڑی طاقتیوں کے اشارہ پر محفوظ
فردختِ اسلام یا اپنی پیور ہر ہٹ کو باقی رکھتے
کے لئے مکرانی جاتی ہیں۔

کوئی بھی آسمانی مذہب کسی دوسرے
مذہب کے پیشہ دن کو بلا سبب سخت نہ باہی
اخلاقات کی وجہ سے ملکے اور قتل کرنے
کی اجازت نہیں دیتا بلکہ حسن سلوک ہی کا،
انسانیت و پرہد ردمی ہی کا، یعنی دیتا ہے۔
مذہب تو کہتا ہے :

من قَلْ نفساً بغير نفسٍ أَوْ فسادٍ
فِ الْأَرْضِ فَكَانَ مَا قَاتَلَ النَّاسَ
جَمِيعًا :

جشنفس علیکم کون حلق (قص کوئے گا) (یعنی)
بغیر اس کے کر جان کا بدله بیا بائے، یا مک
یں خرابی کرنے کے سزا دی جائے اس نے
ٹوپیاتام لوگوں کو قتل کو دیا۔

رسول اسلام نے تو بڑی تاکید
کے ساتھ یہاں تک فرمایا کہ خدا کی قدر وہ
اصل مومن نہیں۔ داللہ وہ پورا مومن نہیں
”وض کیا گیا، حضور! کون پورا مومن
نہیں؟“ ارشاد فرمایا : وہ مومن نہیں
جس کا پڑ دسی اس کی شرارتوں سے امن
ہیں نہیں ”پھر جو لوگ مغربی انکار کے
تاثر ہو کر یا کسی گھر انی میں مجھے بغیر حق

اسلامی خلاف

عمر و عصمت ملک مسٹر میں

انتساب و تلحیح ص - عبد اللہ عسیٰ ندوی

حدائقِ واحد ہی افان اور سارے
جہاں کا فانی دنالا ہے، اس نے وہ بھجنی

من المون القویٰ انحراف و انجین اف الہ

بیان کی عصیٰ اور بخوبی دیوالے دافتھے،

بخار حرص علیٰ تماقین غلے دست

ان کی عصیٰ اور بخوبی دیوالے دافتھے،

اسی دادستہ اس نے بیماراں کو بھی اک

خوبیں اور بخوبی دیوالے دافتھے،

خدا کو راہ حق دکھائی۔ سبکے اخیر میں

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نہایت

تفصیل سے احکامات بھیج کر بخوبی دیوالے

بنائے کا موقع دلے اور کوئی یہ دلکشی

ایک سر بھجنی ہے پر وہ جو بھجے نہیں

اس کی عصیٰ بخوبی دیوالے دافتھے،

کیہر بخوبی دیوالے دافتھے، اور خدا کے دل پر

کیہر بخوبی دیوالے دافتھے، اسی سلسلہ

کی اہم ترین بخوبی اخلاقیات سے متصل ہے،

تو ہم کا حق و زوال پیلے شروع ہوتا

ہے سیاسی زوال بعد میں آتا ہے جزوی

طور پر اخلاقیات سے متصل احکامات تو

ہر جگہ جائیں ہے میں جو تفصیل اور

ایک میں سے اسلام نے ان کی تعریف کی

پرمادی، استقالہ اور یادگاری میں ان باہم

کا بڑا دخل ہے، الگوم و توکل کر کے کسی کام

کو شروع کرے اور کامیاب ہو کر شروع

ہو تو خوبی درمیں بدلنا چاہئے، بلکہ

شکر کے بدلہ اس بھنسے جاہیز کر کر قدر

نظرے لگدیں گی۔ اس نے ہمیشے

ہی دستور ہے لکھ جیز دل کا حمد دیا جائیا

ہے اور کچھ جیز دل سے بازی ہے اس کے حکم

بلکہ اخلاق کے متصل آپ کی عوی

تعیر تھی کہ آپ نہیں فرمایا۔

ان اللہ میں سب معالیٰ الامور و یعنی

سفافہ،

بیٹھ اشقاں بند جملکے پرے ہم

پس دستور ہے اور بچل اور گھٹیاں پس پس

کرتا ہے،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نادی

ہیں، کہ آپ نے فرمایا:

لطفیں لے کر وہ طرفہ ہمیں برائی کو ہمہ

وہیں کو ہمیں دیں اور ہمیں برائی کے

دینیں کو ہمیں دیں اور ہمیں برائی کے

